

رسائل و مسائل

خط بخاب داکٹر حمید اللہ صاحب - پیرس (فرانس)

سوال: آپ کے مؤخر سالے کی جلد ۱۱، عدد ۳، بابت تمبر ۱۹۹۰ء میں، حصہ رسائل و مسائل میں "از واجح مظہرات رخ کے متعلق ایک نازک بحث" کے عنوان سے ایک طویل بحث پھیپی ہے۔ کسی نے آپ سے پوچھا تھا کہ الدراسات الاسلامیہ، ستمبر ۱۹۸۹ء میں میرے پھیپے ہوئے مضمون — "هل خالف النبي عليه الصلوة والسلام اوامر الراية: مثنى و ثلاث و سبع؟" پر آپ کی کیا رائے ہے۔ اور اس پر آپ نے تفصیل سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کو اس سے تفاق نہیں ہے۔

ترجمان القرآن میرے علم میں یہاں کہیں نہیں آتا۔ اور میں اس سے بے خبر ہی رہتا اگر کراچی کے ایک دوست مجھے اس کی فہلو کا پیار نہ بھیجتے۔ میں اس پر ایک مودباز جواب لکھ رہ تھا کہ اس اشناام میں الدراسات الاسلامیہ کی جلد ۵ عدد ۲ موسم گرماں ۱۹۹۰ء میں "ملاحظات حول مقالۃ الدکتور محمد حمید اللہ" کے عنوان سے محترم استاذ محمد نعیم مخصوصی نے میرے خیالات سے اپنی، اور اپنے ادارے کی بہأت ظاہر فرمائی ہے۔

ان حالات میں اگر آپ بحث جاری رکھنے پر آمادہ ہیں تو میں اپنی ناچیز رائے آپ کی خدمت میں ارسال کروں گا کہ "الحق یعلو ولا یعلى علیه"

وہ روزہ میں سکوت اختیار کر لیا اور علام الخیوب ہی اس کا فیصلہ کر رہے تھا۔
صرف ایک لفظ ابھی سے عرض نہ کر دوں؟ میری ۱۹۳۲ء کی مطبوعہ کتاب
”رسول اکرم کی سیاسی زندگی“ میں مباحثہ بحث و استدلال کو دیکھ کر آپ تحریر
فرماتے ہیں وہ ایک دوسرے کا چھرہ ہیں۔ یہ درست ہے مگر اس کے معنی یہ
ہیں کہ میں نئی یات دیکھ کر بے سوچ پھر سمجھے آج چل نہیں پڑتا، بلکہ سالہاں سال
نصف صدی تک غور بھی جارہ می رکھتا ہوں اور مزید تلاش بھی۔

جواب خط

مختصر میڈاکٹر صاحب!

آنجناب کا خط طا۔ آپ کے خیالات کے بارے میں محتاط اور مودباثۃ اختلاف تحریر
جانب ملک غلام علی صاحب نے لکھی جو سابق جلسہ وفاقی عدالت شرعیہ رہ چکے ہیں اور کہی
بریں مسلسل خصوصی سیکرٹری بدائی مسائل و مباحثہ مولانا مودودیؒ کی خدمت میں محسوس
رہے ہیں۔

آپ آن کی رائے کے خلاف اظہار کا پورا پورا راحت رکھتے ہیں۔ اور آپ جیسے نامور عالم اور
محبت دین ہستی کی کسی تحریر کا شائع کرنا ہمارے لیے باعثِ اعزاز ہو گا۔ علاوہ انہیں لفظیں ہے
کہ آپ حسن اختلاف کا زیادہ بہتر نمونہ پیش فرمائ کر اقتدار کی خدمت کریں گے۔

آنجناب نے مجمع البحوث الاسلامیہ (اسلام آباد) میں شائع شدہ مولانا محمد صبغہ حسن مخصوصی
کی جس تحریر کا حوالہ دیا ہے، اُسے آج ہی منگوا کر دیکھا گیا ہے (ملاحظات حول مقالۃ الدکتور
محمد حمید افتخار)۔ اگرچہ مخصوصی صاحب اور ملک صاحب دونوں نے علیحدہ علیحدہ طور پر اظہار
خیال کیا ہے۔ اور کسی پروفسر کی کوئی ذمہ ارمی نہیں آتی، مگر مخصوصی صاحب کا مقابلہ بھی خاصی اہمیت
رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ صاحبِ تدبیر و اعتدال عالم ہیں اور وہ اپنے دینی مباحثہ میں رائخ الفکر ہیں۔

بڑھاں آپ کے مقابلے کا انتظار رہے گا جس کی اشاعت اب اپریل کے شمارہ ہی میں ہو سکے گی تینوں
ماਰچ کا پرچ ۲۰ فروری تک پریس کے لیے تیار ہو جائے گا۔ اپریل کا شمارہ بھی ۲۰ ماارچ تک تیار ہو جائے گا۔

لے تفصیلی خط اگر لکھا جائے ہے۔ (نعم صدقی - مدیر سالہ)